جماعتِ اہلحدیث
کا
فریب
تالیف
محمد یحیی انصاری
www.jannatikaun.com

تالیف

محمد یحییٰ انصاری

فہرست مضامین

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

ایمان اور عقائد

ایمان کے لغوی معنٰی ہیں "امن دینا" شریعت میں ایمان ان اسلامی عقائد کا نام ہے۔ جنہیں مان کر انسان عذاب الٰہی سے امن میں آجاتا ہے یعنی تمام اُن چیزوں کو ماننا جو حضور ﷺ اللہ تعالٰی کی طرف سے لائے۔ ایمان کہتے ہیں "التصدیق بما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم" دل کی سچائی کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی جملہ ہدایات کو مان لینا ایمان ہے۔ ایمان ایک نہایت ضروری چیز ہے مومن کی زندگی کا آغاز ہی ایمان سے ہے ایمان اگر نہیں تو اُسے آپ انسان تو کہہ سکتے ہیں مومن نہیں کہہ سکتے۔

قرآن کریم نے ایمان کو تمام اعمال کی اساس قرار دیا ہے اور ایمان سے محروم افراد کے کاموں کی مثال "راکھ" سے دی ہے جس کو ہوا کے جھونکے اُڑا اُڑا کر فنا کر دیتے ہیں اور ان کا کوئی وجود نہیں رہتا۔

الحمد للہ! ہمارا دین اسلام ہے اور ہم مسلمان ہیں اور ہمارا مذہب اہل سنت و جماعت ہے جاننا چاہئے کہ دین اسلام میں عقائد جڑ ہیں اور اعمال شاخیں۔ جس طرح درخت کی جڑ کٹ جانے یا خراب ہو جانے سے شاخیں مُرجھا کر فنا ہو جاتی ہیں اسی طرح عقائد کے نہ ہونے یا بگڑ جانے سے اعمال خراب و برباد ہو جاتے ہیں اس لئے اعمال سے پہلے عقائد کا صحیح و درست ہونا بہت ضروری ہے۔

اس زمانے میں قسم قسم کے عقائد کی بنا پر طرح طرح کے فرقے مسلمانوں میں پیدا ہو چکے اور ہو رہے ہیں اور آئندہ بھی پیدا ہوتے رہیں گے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے چودہ سو برس پہلے ہی فرما دیا جیسا کہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل بہتر ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی ان میں ایک فرقے کے سوا باقی تمام فرقے والے جہنمی ہوں گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ۔ وہ ایک فرقے والے کون ہیں (یعنی جنتی فرقے کی پہچان کیا ہے؟) حضور ﷺ نے فرمایا وہ لوگ اسی مذہب پر قائم رہیں گے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں (ترمذی، مشکواۃ)

حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ اس حدیث شریف کی تشریح فرماتے ہیں کہ اُمت میں ابھی تہتر ۷۳ فرقے ہوئے نہیں مگر حضور ﷺ نے ارشاد فرمادیا کہ میری امت ۷۳ تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی معلوم ہوا کہ ہر راستہ پر آپ کی نظر ہے ہر بھٹکنے والے پر آپ کی نظر ہے۔ ہدایت کا راستہ وہ ہے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ یعنی سنت کا راستہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا راستہ ہی ہدایت کی منزل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی روش "سنت رسول" صحابہ رضی اللہ عنہم کی روش "سنت صحابہ" جس کو مختصر کیا اہل سنت و جماعت اور بھی مختصر کیا تو آپ نے سُنّی کہدیا۔ اب اللہ کے رسول ﷺ نے کیا بات فرمائی - اہل سنت و جماعت جو ایمان والے ہیں جو سنت والے ہیں ان کا راستہ صحیح راستہ مگر سنو! حل تلاش کرنے سے پہلے میرے اس سوال کا جواب دو کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں کون سی کمی تھی جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی سنت کا باعث بنے؟ کیا ضرورت تھی یہ کہنے کی "ما انا علیه واصحابی" جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔ ان کو مانو؟ وہ کون سی بات تھی کہ کہا جائے "علیکم بسنتی وسنت الخلفاء الراشدین" تم پر میری سنت لازم ہے خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے وہ کون سی روش تھی کہ کہا جائے "ما انا علیه واصحابی" میری روش پر چلو میرے صحابہ کی روش پر چلو؟

مختصر جواب یہ ہے کہ بعض چیزیں جو تمہیں رسول اللہ ﷺ کی سنت میں نہیں مل سکتی وہ صحابہ کی سنت میں ملے گی، قانون تمہیں رسول اللہ ﷺ سے ملے گا ضابطہ رسول اللہ ﷺ

سے ملے گا اصول رسول اللہ ﷺ سے ملے گا مثال کے طور پر اللہ رسول ﷺ یہ قانون تو دیں گے "وتعزروہ وتوقروہ" "اللہ کے رسول ﷺ کی تعظیم اور توقیر کرو" مگر کیسے کریں؟ رسول اللہ ﷺ خود کر کے نہیں بتلائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ تو فرمائیں گے "**اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول**" یعنی رسول کی اطاعت کرو کیسے کریں؟ یہ کر کے نہیں بتلائیں گے رسول اللہ ﷺ یہ تو فرمائیں گے "واتبعونی" "میری اتباع کرو" کیسے کریں؟ اپنی اتباع کر کے نہیں بتلائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ یہ تو فرمائیں گے مجھ سے محبت کرو۔ کیسے کریں؟ یہ رسول ﷺ کر کے نہیں بتلائیں گے۔ تو معلوم ہوا کہ تعظیم کا قانون رسول اللہ ﷺ سے لو، طریقہ صحابہ رضی اللہ عنھم سے لو۔ محبت کا قانون رسول اللہ ﷺ سے لو۔ طریقہ صحابہ رضی اللہ عنھم سے لو۔ اطاعت کا قانون رسول اللہ ﷺ سے لو۔ طریقہ صحابہ رضی اللہ عنھم سے لو۔ صرف سنت رسول کو حق سمجھنے والا حق پر نہیں رہ سکتا۔ اس لئے کہ جو رسول معیار حق ہیں وہ خود صحابہ رضی اللہ عنھم کو معیار حق بنا رہے ہیں۔ اس لئے قرآن نے صاف لفظوں میں فرمایا ہے "امنوا کما امن الناس" "اے لوگو! ایمان لاؤ جیسا لوگ ایمان لائے" یہاں لوگوں سے مراد صحابہ کرام ہیں (خطبات حیدر آباد)

حضور ﷺ کے صحابی ساری امت سے افضل و بہتر ہیں ملت اسلامیہ کی عظمت اور اسلام کی عظمت صحابہ کرام سے ہی بلند ہوئی ہے۔ یہی وہ نفوس قدسیہ ہیں جنھوں نے اپنی آنکھوں سے حضور ﷺ کے جمال کو دیکھا، آپ کی پاکیزہ صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ قرآن اور دین کو حضور ﷺ کی زبان سے سنا اور اپنی جان و مال حضور ﷺ پر نثار کر دیا۔ صحابی رسول کے مرتبہ کو اب کوئی نہیں پا سکتا۔ دنیا بھر کے اولیاء اقطاب ابدال غوث و قطب صحابی رسول کے درجہ و مقام کو حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ قرآن مجید کے اولین مخاطب ہیں اور حضور ﷺ سے بلا واسطہ شرف تعلیم و تربیت صحابہ کرام کو حاصل ہوا تھا اسلام کی اشاعت کے اولین داعی، راہ حق میں مخلصانہ سرفروشی اور دین کی راہ میں مصائب و آلام اٹھا کر ثابت قدمی کے تاج انہیں کے زیب و زینت بنتے رہے۔ تمام صحابہ کرام مومن مخلص سچے مسلمان اور جنتی

ہیں' عادل ہیں۔ سب کی تعظیم و توقیر محبت و احترام مسلمانوں کے لئے لازم و واجب ہے یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق ارشاد ہوا کہ

☆ "امتحن الله قلوبهم للتقوی" ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تقویٰ میں امتحان لے لیا
(پ ۲۷ رکوع ۱۳)

☆ رضی الله عنهم ورضوا عنه واعدلهم جنات تجری من تحتها الانهار خالدین فیها ابدا ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جنتوں کا وعدہ فرمایا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں یہ (صحابہ) ہمیشہ اس میں رہیں گے
(پ ۱۱ رکوع ۲)

☆ وکلا وعد الله الحسنی سب صحابہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا
☆ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کے لئے اپنی بخشش اور اجر عظیم کا اعلان فرمایا (پارہ ۲۶ رکوع ۱۱)
☆ صحابہ رضی اللہ عنھم کو زمین کی حکومت و خلافت کی بشارت عطا فرمائی (پ ۱۸ رکوع ۱۴)
☆ انہیں حضور ﷺ کا ساتھی قرار دیا گیا کافروں پر سخت آپس میں رحم دل فرمایا

(پارہ ۲۶ رکوع ۱۲)

حضور ﷺ نے فرمایا:۔
☆ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں۔ ان میں سے جن کی بھی اقتداء کرو گے' ہدایت پاؤ گے
☆ میرے زمانہ کے لوگ بہترین ہیں
☆ میرے صحابہ کو برا مت کہو
☆ مجھے اس ہستی کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی ایک شخص اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے گا تو وہ صحابہ میں سے کسی ایک مُد بلکہ نصف مُد کے ثواب کو بھی نہ پا سکے گا۔ (مشکوٰۃ' مسلم' فضائل صحابہ)
☆ میرے اصحاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ ان کو تنقید کا نشانہ نہ بناؤ۔ جس نے انہیں محبوب رکھا میری محبت کی وجہ سے محبوب رکھا اور جس نے ان سے بغض رکھا تو مجھ سے

بغض کی وجہ سے بغض رکھا جس نے میرے صحابہ کو ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور اللہ کو ایذا دینے والا جہنمی ہے (ترمذی)

☆ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو گالیاں دیں تو کہو تمھاری اس شرارت پر تم پر لعنت (بخاری)

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں صحابہ کرام کے فضائل ملاحظ فرمانے کے بعد اب جماعت اسلامی کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا بے باک گستاخانہ لب ولہجہ بھی ملاحظہ ہو۔ موصوف نے اپنی کتاب "خلافت وملوکیت" میں خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام کو زبردست تنقید کا نشانہ بنایا اور دستور جماعت اسلامی میں لکھا کہ

"رسول خدا کے سوا کسی انسان کو معیار حق نہ بنائے۔ کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے۔ کسی کی ذہنی غلامی میں مبتلا نہ ہو" (دستور جماعت اسلامی ترجمان القرآن)

مودودی صاحب نے مذکورہ بالا تینوں جملوں کو محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر ایمان لانے میں داخل کیا ہے گویا ان باتوں پر ایمان نہ رکھنے والا محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا ہی منکر ہے سچ وحق تو یہ ہے کہ مودودی صاحب کی مذکورہ باتوں پر یقین رکھنے والا قرآن کریم اور محمد رسول اللہ ﷺ کا ہی منکر ہے۔ دلائل ملاحظ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہر نمازی کو حکم دیا ہے کہ عین حالت نماز میں میرے حضور یہ عرض کریں

اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم (سورہ فاتحہ)	اے اللہ ہم کو ان لوگوں کا راستہ چلا جن پر تیرا انعام ہوا۔

انعام والے کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

☆انعم الله عليهم من النبين والصديقين والشهداء والصالحين (سورۃ النساء)	اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا انبیاء، صدیقین شہداء اور صالحین پر

قرآن کریم کی نص قطعی سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین کی راہ پر چلنے کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے انھیں معیار حق بتایا ہے۔ اسی لیے یہ تنقید سے بھی بالاتر ہیں۔

اللہ تعالیٰ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرماتا ہے

☆ فان اٰمنو ابمثل ما امنتم به فقد اهتدوا (البقرہ آیت ۱۳۷)

اگر لوگ تمھاری مثل ایمان لائیں تو ہدایت یافتہ ہوں گے۔

صاف ظاہر ہے کہ صحابہ کرام معیاری ایماندار ہیں جب اللہ تعالیٰ نے صحابہ کو معیاری انسان قرار دیا ہے تو وہ تنقید سے بالاتر بھی ثابت ہوئے۔

اذا قيل لهم اٰمنوا كما اٰمن الناس (البقرۃ)

جب کہا جاتا ہے کہ تم ایسا ایمان لاؤ جیسا دیگر انسان (یعنی صحابہ کرام) ایمان لائے ہیں

یہ دوسری دلیل قطعی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کے معیاری انسان اور تنقید سے بالاتر ہونے کی یہ ہے

السابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضى الله عنهم ورضوا عنه (توبہ آیت ۱۰۰)

مہاجرین اور انصار جو ایمان لانے میں سب سے مقدم ہیں اور جو عقائد اور اعمال میں ان کے تابع ہیں اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مہاجرین اور انصار صحابہ اور جو لوگ ان کے تابع ہیں ان سب کو رضائے الٰہی کی سند حاصل ہے اب کون ایماندار ہے جو ان پاکیزہ نفوس کو معیار حق اور تنقید سے بالاتر نہ سمجھے کیونکہ اگر یہ لوگ معیار حق نہ ہوتے اور تنقید سے بالاتر نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی رضا انہیں حاصل نہ ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پہلے سے ہی یہ خبر دے دی

تھی کہ جس طرح صحابہ کرام کا ہر فعل اور قول نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں رضاالٰہی کے لئے ہے اس طرح نبی کریم ﷺ کی حیات ظاہرہ کے بعد بھی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رضاء کے خلاف کوئی کام نہیں کریں گے۔

صحابہ کرام وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے کوئی تنقید نہیں کی 'چودھویں صدی کے سیاسی لیڈر اور غیر مقلدین ان پاکیزہ نفوس کو ہدف تنقید بنارہے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی شان میں بے باک وگستاخانہ لہجہ اختیار کرنا نہ صرف بد عقیدگی' بے دینی اور گمراہی کی دلیل ہے بلکہ بہتر ۷۲ گمراہ فرقوں میں اپنی شمولیت کا اعلان اور نجات یافتہ فرقہ اہل سنت وجماعت سے اخراج کا ثبوت ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم یقیناً معیار حق اور تنقید سے بالاتر ہیں ہمارے ایمان کی کسوٹی صحابہ کرام رضی اللہ عنھم ہیں جن کا ایمان ان کا سا ہو مومن' ماسوائے بے دین۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے فان امنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا

معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی یہ امت تہتر ۷۳ فرقوں میں بٹ جائیگی لیکن ان میں سے صرف ایک فرقہ والے جنتی ہوں گے باقی سب جہنمی ہوں گے۔ اور جنتی مذہب والوں کی پہچان یہ ہے کہ وہ حضور ﷺ اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے نقش قدم پر چلیں گے اور ان کے عقیدے پر قائم رہیں گے۔

اہلسنت وجماعت کا فرقہ نجات پانے والا ہے اور اہل سنت وجماعت کی حقانیت کی دلیل یہ ہے کہ سلف صالحین یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنھم وتابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین اور ان کے بعد تمام مجتہدین وبزرگان دین اسی عقیدہ اور اسی طریقہ پر رہے۔ صحاح ستہ اور ان کے علاوہ (احادیث کریمہ کی) دوسری مشہور ومعتمد کتابیں کہ جن پر احکام اسلام کا مدار ومدار ہے ان کے محدثین اور حنفی' شافعی' مالکی اور حنبلی' کے فقہاء وائمہ۔ اور ان کے علاوہ دوسرے علماء جو ان کے طبقہ میں تھے سب اہلسنت وجماعت سے تھے اہلسنت وجماعت 'اولیاء اللہ کی جماعت ہے جو دین اسلام میں سواد اعظم جماعت اہلسنت ہے مسلمانوں کی اکثریت کا مذہب اہلسنت وجماعت ہے بحمدہ تعالیٰ۔

اس زمانے کے گمراہ فرقوں میں سب سے زیادہ خطرناک وہابی فرقہ ہے ان سے میل جول رکھنے میں ایمان کی بربادی یقینی ہے اللہ تعالیٰ ان کی گمراہیوں سے مسلمانوں کو بچائے رکھے (آمین) اس فرقہ کا رکن اعظم اللہ تعالیٰ کی توہین اور محبوبان خدا کی تذلیل ہے۔ غیر مقلد جو اپنے آپ کو "اہل حدیث" کہتے ہیں جماعت اسلامی، تبلیغی، دیوبندی، ندوی یہ سب فرقے عقائد میں ابن تیمیہ اور عبدالوہاب نجدی کے پیروہیں۔

اہلسنت واجماع امت

حضور نبی کریم ﷺ نے نجات پانے والے جنتی فرقہ کا نام "الجماعة اور سواد آعظم" بتایا یعنی مسلمانوں کی بڑی جماعت اسی وجہ سے اس جنتی جماعت کا نام "اہلسنت وجماعت" ہوا۔ اہلسنت وجماعت کے سوا تمام فرقے باطل وگمراہ ہیں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اللہ لایجمع امتی علی ضلالہ ویداللہ الجماعہ ومن شذ شذ فی النار (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر متفق نہ ہونے دے گا اکثریت پر اللہ کا دست کرم ہے۔ جو جماعت سے الگ رہا وہ دوزخ میں الگ ہی جائے گا۔

یہ امت ساری گمراہ نہ ہوگی بلکہ قیامت تک ایک فرقہ حق پر رہے گا یہ اس امت کی خصوصیت ہے اس میں اشارتاً فرمایا گیا کہ مسلمانوں کا اجماع برحق ہے جس پر سارے علماء اولیاء متفق ہو جائیں۔ وہ مسئلہ ایسا ہی لازم العمل ہے جیسے قرآن کی آیت۔ اس حدیث کی تائید اس آیت سے ہے۔

ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ماتولی ونصله جهنم — یعنی ی جو مسلمانوں کے راستہ کے علاوہ کوئی اور راہ چلے گا ہم اسے دوزخ میں بھیجیں گے

اجماع امت کا حجت ہونا یہ بھی جماعت اہلسنت کی ہی خصوصیت ہے
اللہ تعالیٰ کا دست کرم جماعت پر ہے اس سے مراد حفاظت، رحمت اور مدد ہے یعنی اللہ تعالیٰ جماعت کو غلطی اور دشمنوں کی ایذا سے بچائیگا۔ حدیث شریف میں ہے جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لتکونوا شهداء علی الناس۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں تم زمین میں اللہ کے گواہ رہو۔

لہذا جس کام کو عام علماء صلحاء اور عوام مسلمین اچھا جانیں وہ اچھا ہی ہے خیال رہے کہ بڑی جماعت سارے مسلمانوں کی معتبر ہے نہ کہ کسی خاص جگہ اور خاص وقت کی۔ لہذا اگر کسی بستی میں ایک سُنّی ہے سب بدمذہب تو وہ ایک ہی سواد اعظم ہوگا کیونکہ وہ صحابہ سے اب تک کی جماعت کے ساتھ ہے۔

یہ حدیث تا قیامت بدمذہبیت سے بچنے کا بڑا ذریعہ ہے اگر مسلمان اس پر کاربند ہیں تو چھوٹے چھوٹے فرقے خود ہی ختم ہو جائیں گے۔

سنت اور حدیث میں فرق

سنت سے مراد حضور ﷺ کے سارے فرمان، افعال اور احوال ہیں جو مسلمانوں کے لئے قابل عمل ہیں۔ حضور ﷺ کے یہ افعال شریعت کہلاتے ہیں خیال رہے کہ حضور ﷺ کی خصائص سنت نہیں۔ لہذا نو (۹) بیویاں نکاح میں رکھنا، چاند کو شق کرنا، سورج کو پلٹانا، کنکروں سے کلمہ پڑھوانا، درختوں کو بلانا اور واپس بھیجنا، انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری فرمانا اور دیگر سارے خصائص و معجزات اگرچہ حضور ﷺ کے افعال کریمہ ہیں لیکن ہمارے واسطے ناقبل عمل، ہر سنت حدیث ہے ہر حدیث سنت نہیں۔ اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا ''علیکم بسنتی'' تم پر میری سنت لازم ہے یہ نہ فرمایا بحدیثی "تم پر میری حدیثوں پر عمل کرنا

لازم ہے۔ ہمارا امام بحمدہ تعالیٰ اہلسنت یعنی سنتوں پر عامل۔ اہل حدیث نہیں۔ کیونکہ ساری حدیثوں پر کوئی عمل نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی اہل حدیث ہو سکتا ہے۔ اگر اہلحدث ہونے کا دعویٰ ہو تو ساری احادیث پر عمل کر کے دکھائے ورنہ ندامت اور صدق دل سے توبہ کرتے ہوئے مذہب اہلسنت و جماعت قبول کرے۔

یہ بھی خیال رہے کہ شریعت کے دلائل چار ہیں قرآن' سنت' اجماع امت اور قیاس مجتہدین۔ لیکن کتاب و سنت اصل اصول ہیں اور اجماع و قیاس ان کے بعد کہ اگر کوئی مسئلہ ان دونوں میں نہ مل سکے تو ادھر رجوع کرو۔ نیز قیاس قرآن و سنت کا مظہر ہے اجماع امت و قیاس یہ دونوں بھی اشد ضروری ہیں۔ خلافت صدیقی اور فاروقی اجماع امت سے ہی ثابت ہے اور ان کا انکار کفر مثلاً اناج میں "باجرہ اور چاولوں میں سود حرام ہے" مگر کتاب و سنت میں اس کا ذکر نہیں۔ قیاس سے حرمت ثابت ہے۔

کتاب و سنت سمندر ہے کسی امام کے جہاز میں بیٹھ کر اسی کو طے کرو۔ کتاب و سنت طب ایمانی کی دوائیں ہیں کسی طبیب روحانی یعنی امام مجتہد کے مشورے سے انھیں استعمال کرو۔

کیا قرآن مجید سے دین سیکھ سکتے ہیں؟

اس زمانے کے اہلحدیث غیر مقلدین اور اہل قرآن فرقوں کا کہنا ہے کہ قرآن "کتاب مبین" روشن کتاب ہے اور "ھدی للناس" انسانوں کی ہدایت کے لئے ہے لہذا دین کے مسائل راست طور پر قرآن مجید سے سیکھنا چاہیئے اور قرآن عظیم ہی سے ایمان لانا چاہیئے اس مقصد کے لئے اگر عربی زبان سیکھی جائے اور ڈکشنری (DICTIONARY) سے مدد حاصل کی جائے تو تمام رابطوں واسطوں وسیلوں سے چھٹکارا مل جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم تابعین عظام' مجتہدین محدثین اور علمائے کرام سے مسائل معلوم کرنے اور

دین سیکھنے کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک سے بچنا چاہیے اللہ کے بندہ کو صرف اللہ تعالیٰ ہی کا حاجت مند اور محتاج ہونا چاہیے یہی توحید کی حقیقت ہے قرآن مکمل کتاب ہے اور اس میں ہر چیز کا بیان ہے نیز اس کا سمجھنا بھی آسان ہے رب فرماتا ولقد یسرنا القرآن للذکر۔ موجودہ دور کے اہلحدیث غیر مقلدین اور اہل قرآن فرقوں کی یہ تعلیمات 'افکار و نظریات ہیں۔

حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مد ظلہ نے اپنے عارفانہ 'ناصحانہ اور عالمانہ خطبات میں ان شبہات اور اعتراضات کا ازالہ فرمایا ہے "قرآن مجید نے صاف لفظوں میں کہا ہے

"آمنوا کما آمن الناس" اے لوگو! ایمان لاؤ جیسا لوگ ایمان لائے۔ لوگوں سے مراد صحابہ کرام ہیں۔ یہ نہیں فرمایا گیا کہ ایمان لاؤ جیسا قرآن کہتا ہے ایمان لاؤ جیسا رسول کی سنت میں ہے مگر یہ کہا جا رہا ہے ایمان لاؤ جیسا لوگ یعنی صحابہ کرام "ایمان لائے۔ اگر یہ کہا جاتا ایمان لاؤ جیسا کہ قرآن میں ہے آمنو اکمافی القرآن۔ تو بڑا غضب ہو جاتا۔ اس لئے کہ قرآن سے ایمان لینے کے لئے ہم سب چلتے ہیں کہ ایمان لانا ہے قرآن ایک ہے مگر چلنے والوں کی طبیعتیں مختلف ہیں آرزوئیں مختلف ہیں خواہشیں مختلف ہیں ارادے مختلف ہیں عزائم مختلف ہیں۔ اب ارادوں کو لے کر لغت (ڈکشنری) بغل میں دبائے ایک کی بغل میں لسان العرب ہے دوسرے کے بغل میں قاموس۔ تو کسی کے پاس صراح ہے۔ تمام لغتوں (ڈکشنریز) کو بغل میں لے کر قرآن سمجھنے کے لئے چلے۔ اس لئے اب انہیں قرآن ہی سے تو ایمان سیکھنا ہے جب تو ہمارا حال یہ ہوگا کہ اس کی مثال بھی بتادوں۔ "اقیموا الصلواۃ" کسی نے اٹھا کر لغت دیکھا کہ "صلوۃ" کے معنی کیا ہیں کہا "صلوۃ" کے معنی طلب رحمت کے

ہیں لہٰذا رحمت طلب کرلیا کرو۔ تو خواہش بدلتی جارہی ہے تو معنی بھی بدلتے جارہے ہیں "صلوٰۃ" کے معنی دعا کرنا ہے۔ "اقیموا الصلوٰۃ" کے معنی دعا کرلیا کرو۔ کسی نے کہا نہیں صاحب "صلوٰۃ" کے معنی ارکان مخصوصہ کو ادا کرنا ہے ارکان مخصوصہ کو ادا کیا کرو۔ کسی نے کہا نہیں جی "صلوٰۃ" کے معنی استغفار کرنا ہے لہٰذا استغفار کرلیا کرو۔ کسی نے مراد درود شریف لے لیا' غرض کسی نے کچھ' کسی نے کچھ' اپنی خواہش کے مطابق معنی اختیار کرلیا۔

اگر قرآن سے ایمان سیکھنے کے لئے قوم جاتی تو جتنے سر ہوتے اتنے ہی مذہب ہوتے۔ تو قرآن نے احتیاط کیا کہ مجھ سے مت سیکھو' اگر تمہیں سیکھنا ہے تو ان سے سیکھو جو تم سے پہلے سیکھ چکے ہیں۔ یہ علمی رابطہ لگا ہوا ہے۔ اگرچہ قرآن عربی زبان میں ضرور ہے مگر عربی سیکھ کر قرآن سمجھ لینا ضروری نہیں ہے۔ صدیق اکبر' عربی تھے فاروق اعظم عربی تھے علی مرتضیٰ' عربی تھے۔ عثمان غنی رضی اللہ عنہم عربی تھے۔ باوجود عربی ہونے کے قرآن سمجھنے کے لئے رسول عربی کے محتاج تھے۔ بتاؤ پہلے کتاب آئی یا پہلے رسول آئے؟ یعنی پہلے سکھانے والا آیا' پھر کتاب آئی اور جیسے جیسے لوگ سمجھتے جارہے ہیں ویسے ہی آیتوں کا نزول ہو رہا ہے ایسا نہیں ہے کہ ایک بار ہی سب نازل کردیا گیا ہو۔ معلوم ہوا کہ یہ کتاب ایسی نہیں ہے جو عربی جان کر تم سیکھ لو۔ دنیا کی ہر کتاب کا ترجمہ کرسکتے ہو۔ دنیا کی ہر کتاب دیکھ کر سیکھ اور سمجھ سکتے ہو۔ قرآن سمجھنے کے لئے صرف عربی ہی جاننا کافی نہیں ہے مقام مصطفیٰ ﷺ کو بھی جاننا ضروری ہے۔ مقام کبریا کو بھی سمجھنا ضروری ہے۔ بے شک قرآن مکمل کتاب ہے مگر اس مکمل کتاب سے لینے والی کوئی مکمل ہستی چاہئے اور وہ نبی کریم ﷺ ہیں۔ سمندر سے موتی ہر شخص نہیں نکال سکتا' شناور کی ضرورت ہے قرآن حفظ کے لئے آسان ہے کہ بچے بھی یاد کرلیتے ہیں نہ کہ مسائل نکالنے کے لئے۔ اسی لئے "الذکر" فرمایا گیا یعنی یاد کرنے کے لئے۔

قرآن کے اصطلاحات کو جاننے کے لئے ہم سب کو بارگاہ نبوت میں پہونچنا ضروری ہے۔ دیکھو یہ رابطہ لگا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیکھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تابعین نے سیکھا۔ تابعین سے تبع تابعین نے سیکھا' ائمہ مجتہدین نے سیکھا' ان سے علماء صالحین نے سیکھا۔ وہاں سے یہاں تک ایک رابطہ ہے ایک تسلسل ہے سیکھنے

سکھانے کا۔ اس کڑی سے دور ہو جاؤ تو تم قرآن سے ایمان نہیں لے سکتے۔ جب ہی تو کہا ''آمنوا کما امن الناس'' ایمان کا دعویٰ کرنے والو! ایسا ایمان نہیں چاہئے جیسا تم کہہ رہے ہو ایمان لاؤ جیسا لوگ (صحابہ کرام) ایمان لائے۔ کچھ چیزیں ایسی ہیں جس کا تعلق نہ سننے سے ہے اور نہ دیکھنے سے ہے بلکہ سمجھنے سے ہے وہ کونسی چیز ہے؟ وہ میرے رسول ﷺ کی محبت ہے۔ آمنوا کما آمن الناس۔ ایسا ایمان لاؤ جیسا یہ لوگ ایمان لائے۔ لوگوں کو معیار حق قرآن نے بھی بتادیا اور رسول ﷺ نے بھی بتادیا۔ جو رسول ﷺ کی سنت پر چلے گا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی سنت پر چلے گا وہی منزل تک پہونچ جائے گا (خطبات حیدر آباد)

مذہب اہلحدیث کے نئے نظریات وافکار

اہلحدیث غیر مقلدین کا نعرہ ہے کہ دین آسان ہے لہذا ہر مسئلے میں آسان صورت اختیار کی جائے۔ اہلحدیث چاہتے ہیں کہ دین میں آسانی اور چھوٹ دے کر سب کو اہلحدیث یعنی غیر مقلد (منکرین فقہ) بنایا جائے لوگ سہولت پسند ہو کر اہلحدیث بن جائیں گے اور ائمہ دین واسلاف صالحین سے اظہار بیزارگی اختیار کریں اہلحدیث دراصل سہولت اور آسانی کے نام پر دین اسلام کے عقائد نظریات عبادات واعمال سب کو بدل دینا چاہتے ہیں اہلحدیث آسانی کے نام پر نوجوانوں کو فریب دیتے ہیں کہ نماز کے لئے سر پر ٹوپی پہننا ضروری نہیں ہے دین آسان ہے لہذا ٹوپی کے بغیر بھی نماز ہو جائے گی نوجوانوں کے لئے یہ منطق سہولت کا باعث رہی۔ اہلحدیث غیر مقلدین کے فریب میں بعض نادان لوگ سر سے ٹوپی اور دل سے احترام نماز نکال پھینک دیئے۔ اہلحدیث غیر مقلدین کا کام دلوں میں وسوسے اور صفوں میں انتشار پیدا کرنا ہے دعا عبادت کا مغز ہے حاصل عبادت ہے لیکن اہلحدیث چاہتے ہیں کہ نماز کے بعد ہونے والی دعا کو بند کر دیا جائے۔ اس کے لئے یہ کہنا شروع کر دیئے کہ نماز ہی دعا ہے لہذا نماز کے بعد مزید دعا کی ضرورت نہیں ہے یہ بات ان لوگوں کے لئے سہولت کا باعث رہی جو بیزارگی کے لئے نماز پڑھتے ہیں اور کھٹا کھٹ جلدی جلدی نماز ادا کر کے بھاگنا چاہتے ہیں۔ سر

سے ٹوپی اتار کر احترام نماز چھین لینے کے بعد اہلحدیث غیر مقلدین نے روح، نماز اور عبادت کے مغز کو بھی چھین لیا۔ اہلحدیث یعنی غیر مقلدین نے ایک اور سہولت کو جاری کرتے ہوئے وضو کو ناقص کر دیا ہے وضو میں دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھونا فرض ہے لیکن ان بدباطنوں نے کپڑے کے ساؤکس (Socks) پر مسح کو جائز قرار دے دیا۔ سہولت پسند اور مسائل سے ناواقف افراد نے اہلحدیث غیر مقلدین کے فریب میں پھنس کر کپڑوں کے ساؤکس (Socks) پر مسح کرنا شروع کر دیا۔ دین میں نئی بات کا ایجاد کرنا بدعت ہے اہلحدیث غیر مقلدین کا سارا مذہب نئی ایجادات بدعات پر قائم ہے۔ چمڑے کے موزے (چمڑے کے ساؤکس) پر مسح کرنے کا مسئلہ اس وقت ہے جب سردی کی شدت سے پیروں سے خون جاری ہو رہا ہے یا پیر پھٹ رہے ہیں۔ یعنی اہلحدیث غیر مقلدین کی عجیب ضد ہوتی ہے موسم گرما میں جب کہ سارے جسم سے اور خصوصاً ان کے پیروں سے بدبو پھیلتی ہے لیکن اس کے باوجود بھی یہ اپنی گندی خصلت اور بدفطرت سے مجبور ہو کر وضو میں پیر دھونے کے بجائے بہانے تلاش کرتے ہیں جب کہ ارشاد ربانی یہ ہے کہ ان "الله يحب التوابين ويحب المطهرين" بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور صاف ستھرے لوگوں کو پسند فرماتا ہے اسلام صاف ستھرا مذہب ہے پاکی آدھا ایمان ہے اسلام طہارت و صفائی کا حکم دیتا ہے غیر مقلدین نہ ہی اپنی بدتمیزیوں اور گستاخیوں سے توبہ کرتے ہیں اور نہ ہی صفائی پسند ہوتے ہیں۔ مزاج میں نفاست نہیں بلکہ نجاست ہوتی ہے۔ اپنی حالت کو نہ ہی سنوارنا چاہتے ہیں اور نہ ہی نکھارنا چاہتے ہیں

"الله جميل ويحب الجمال" اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔

اہلحدیث غیر مقلدین اپنی حالت و ہیت کو وحشی ہیبت ناک اور خوفناک بنائے گھومتے ہیں ڈاڑھی چاروں طرف سے بڑھتے بڑھتے پیٹ سے نیچے پہونچ جاتی ہے لیکن یہ کٹوانے سے گریز کرتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ غیر مقلدین کی صرف ناک، اور پیشانی نظر آتی ہے بہر حال یہ تنفر حالت میں گھومتے رہتے ہیں۔ اسلام سے متعلق اقوام عالم کو یہ غلط تاثرات پیش کر رہے ہیں ان کے بھیانک روپ سے غیر تو متاثر تو نہیں ہو سکتیں بلکہ اسلام سے بدظن ہو جاتی ہیں۔

اہلحدیث غیر مقلدین نے یہ گمراہی بھی مچا رکھی ہے کہ نمازوں کی قضاء ضروری نہیں ہے۔ یعنی اگر کوئی قصداً نماز چھوڑ دے، اور پھر اس کی قضاء کرے تو قضاء سے کچھ فائدہ نہیں وہ نماز اس کی مقبول نہیں اور نہ اس نماز کا قضاء کرنا اس کے ذمہ واجب ہے اہلحدیث کی یہ بات سراسر بے عقلی پر مبنی اور غیر منطقی ہے کہ چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضاء نہ کرے، عورتوں پر ایام حیض ونفاس کے روزوں کی قضاء فرض ہے جن پر مجبوری کی وجہ سے روزے نہ رکھنے کی اجازت ہے انھیں روزے معاف نہیں ہیں بلکہ مجبوری ختم ہو جانے پر روزے قضاء رکھنا فرض ہے اگر اہلحدیث کی ڈکشنری میں قضاء کا لفظ نہ ہو تو کیا ایام حیض ونفاس کے روزے عورتوں پر معاف ہو جائیں گے اور عذر ختم ہونے پر مجبوری میں چھوڑے ہوئے روزے بھی معاف ہو جائیں گے؟ ہاں اگر اہلحدیث کے یہاں قضاء کی اصطلاح ہی نہ ہو تو ان سے دریافت کریں کہ اگر کوئی ان سے ماضی میں قرض حاصل کیا ہو تو اس قرض کی ادائیگی ضروری ہے یا نہیں؟ افسوس! یہ لوگ قرض کی ہی نہیں بلکہ چندہ، صدقات، خیرات کی قضاء بھی وصول کرتے ہیں اہلحدیث دین وشریعت کو اپنے گھر کی میراث یقین کرتے ہوئے نہایت جراءت وبے باکی سے شرعی احکامات کو بدل دیتے ہیں۔ آسانی اور سہولت کے نام پر اسلامی تعلیمات وشریعت کے احکام کو تبدیل کرتے ہوئے نئے نئے فتنے پیدا کرتے ہیں۔ شریعت میں مسافر پر قصر واجب ہے اگر کوئی ۵۷ میل یعنی ۹۳ کلو میٹر کا فاصلہ طے کرنے کی غرض سے سفر کرے تو وہ مسافر کہلاتا ہے۔ مسافر اگر قصر نہ کرے گا تو گنہگار ہو گا قصر صرف ظہر عصر اور عشاء کی فرض رکعتوں میں کرنا ہے یعنی ان میں چار ۴ رکعت فرض کی جگہ دو ۲ رکعت ادا کی جائیں گی باقی سنتوں اور وتر وغیرہ کی رکعتیں پوری ادا کی جائیں گی لیکن اہلحدیث غیر مقلدین نے قیاس اور مفروضوں کا سہارا لیتے ہوئے مسافر کے لئے سنتیں اور وتر معاف کر دی ہیں مذہب اہلحدیث کے مطابق صرف دو رکعت کی کھٹا کھٹ ٹھونگ بازی کافی ہے یہ ہے "دین رخصت" سہولت پسند دین کی تعلیمات۔ اہلحدیث کے مذہب کا حاصل مجموعہ رخص (رخصتوں پر عمل کرنا) ہے جس کا نتیجہ ذہن نشین رہے کہ یہ سراسر دین میں مداخلت اور شرعی احکامات میں تبدیلی ہے شیو سینا، آر ایس ایس، بی جے پی اور فرقہ پرست جماعتیں مسلم پرسنل لا (اسلامی

قوانین) کو تبدیل کرتے ہوئے یکساں سیول کوٹ نافذ کرنے کے ناپاک عزائم رکھتے ہیں مسلمانوں نے ان کے مذموم ارادوں کو کچلتے ہوئے ناکام تو بنادیا ہے لیکن اہلحدیث غیر مقلدین' اسلامی لبادہ اوڑھ کر ان فرقہ پرست تنظیموں کے خفیہ ایجنڈوں پر عمل کرتے ہوئے مسلمانوں کو بے دین 'مادہ پرست اور روحانیت سے دور کرتے جارہے ہیں اگر سفر میں نماز کی سنتیں اور نوافل معاف ہیں تو اہلحدیث سے دریافت کریں کہ حاجی حرمین شریفین (مسجد کعبۃ اللہ شریف اور مسجد نبوی ﷺ) مقامات حج وزیارت 'منیٰ 'عرفات 'مزدلفہ 'مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی مساجد میں کثرت سے قضائے عمری 'اور نوافل کیوں ادا کرتا ہے؟ حاجی احرام باندھتے ہی نفل نماز شروع کردیتا ہے طواف شروع کرنے سے پہلے نفل نماز اور طواف کے بعد دو رکعت مقام ابراہیم پر واجب الطواف ادا کرتا ہے۔ میزاب رحمت' حطیم' باب ملتزم' زمزم' صحن کعبۃ اللہ ہر مقام پر کثرت سے نفل نمازیں ادا کی جاتی ہیں اور اس یقین سے یہاں دعائیں کی جاتی ہیں کہ یہ مقامات مستجاب الدعا ہیں۔ مسجد نبوی شریف میں حاجی ریاض الجنۃ' منبر نبوی شریف کے ستونوں کے قریب کثرت سے نفل نمازیں ادا کرنا باعث سعادت یقین کرتا ہے مسجد قباء کا خصوصی سفر کرتے ہوئے نفل نمازیں ادا کرتا ہے یہ ساری نفل نمازیں حالت سفر میں ہی ادا کی جاتی ہیں اہلحدیث غیر مقلدین چاہتے ہیں کہ نفل نمازوں کی برکات سے مسلمانوں کو محروم کیا جائے اہلحدیث غیر مقلدین سفر کو صرف تفریح یقین کرتے ہیں دوران سفر عبادات میں من مانی چاہتے ہوئے سہولتوں کو اختیار کرلیتے ہیں۔ اولاً تو مسافر کے لئے اپنی من گھڑت شریعت کی اساس پر نوافل 'سنن اور واجبات کو معاف قرار دے دیا گیا مزید یہ کہ دوران سفر ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کرکے پڑھنے کو رائج کیا گیا۔ واضح رہے کہ جمع بین الصلاتین ظہر وعصر کو ایک ساتھ یعنی ظہر کے وقت میں ادا کرنا صرف حج کے موقع پر حاجی کے لئے میدان عرفات میں ہی ہے مغرب وعشاء کا مسئلہ حاجی کے لئے مزدلفہ میں ہے یہ استثنائی اور مخصوص مقامات کا مسئلہ ہے اس مسئلہ کا اطلاق مسافر پر لاگو کرنا نہ صرف سراسر جہالت ہے بلکہ دین وشریعت میں مداخلت بیجا اور احکامات میں تبدیلی ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتبا موقوتا بے شک نماز ایمان والوں پر فرض ہے جس کا وقت مقرر کیا ہوا ہے

پانچوں نمازوں کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقت مقرر ہے اور جس نماز کا جو وقت مقرر ہے اس نماز کو اسی وقت میں پڑھنا فرض ہے وقت نکل جانے کے بعد نماز قضاء ہو جاتی ہے اور وقت سے پہلے پڑھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی ہے ظہر کے وقت میں اگر اسی دن نماز عصر پڑھی جائے تو قضا ادا نہیں ہوگی۔ نماز کا وقت ہونا یہ شرط نماز ہے۔ اہلحدیث غیر مقلدین نے ایک اور بدعت شروع کر دی ہے رمضان المبارک میں وقت سحر کے اختتام پر جہاں سائرن بجائے جاتے ہیں وہاں سائرن کے فوراً بعد اذاں کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ اذاں نماز فجر کا ابتدائی وقت شروع ہونے سے پندرہ تا بیس منٹ پہلے ہی ہو رہی ہے۔ وقت سے پہلے اذاں کہنا اور نماز پڑھنا دونوں جائز نہیں۔

سعودی عرب میں ان اہلحدیث غیر مقلدین کے ہر دن عجیب حرکات اور تماشے دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہے مغرب کے وقت اگر ہلکی بارش ہو جائے تو مغرب کے ساتھ ہی فوراً عشاء کی نماز پڑھادی جاتی ہے۔ بارش طوفان نہیں مچاتی۔ زندگی بھی درہم برہم نہیں ہو جاتی' پانی اور کیچڑ سے راستے بند نہیں ہوتے' لائٹ نہ ہی بند ہوتی ہے اور نہ ہی اندھیرا چھا جاتا ہے بارش کے بعد نہ تو موذی جانور اور درندے سڑکوں پر گشت کرتے ہیں اور نہ ہی سڑکیں سنسان ہو جاتی ہیں۔ بارش کے بعد کاروبار زندگی بھی بند نہیں ہوتے۔ ہاں صرف یہ ہوتا ہے کہ ہلکی ہلکی بارش کے دوران مغرب اور عشاء کی نماز ایک ہی وقت میں پڑھادی جاتی ہیں نمازوں کے بعد سب بارش سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اپنے اپنے کاروبار میں مصروف ہو جاتے ہیں دوکانیں کھل جاتی ہیں۔ سڑکوں پر سب گشت شروع کر دیتے ہیں چہل پہل' بڑھ جاتی ہے سب کچھ معمول کے مطابق ہو جاتا ہے سڑکوں کی رونقیں بحال ہو جاتی ہیں۔

مسجد کی لائٹیں وقت سے پہلے بجھادی جاتی ہیں۔ سارا جہاں روشن اور آباد ہوتا ہے سوائے مساجد کہ جہاں تاریکی چھا جاتی ہے قفل پڑھ جاتا ہے۔ نمازیوں کا داخلہ ممنوع ہو جاتا ہے۔ غیر

مقلدین چاہتے یہی ہیں کہ مساجد میں تاریکی رہے اسی لئے مساجد کو سب سے پہلے بند کرنے میں پہل کرتے ہیں شب معراج کو مسجد بند' شب براءت کو مسجد بند' شب عاشورہ اور یوم عاشورہ مسجد بند' جشن میلاد النبی ﷺ کے موقع پر مسجد بند' مزید یہ کہ شب قدر کو بھی مسجدیں بند کی جاتی ہیں

غیر مقلدین ہر کار خیر اور ذکر خیر سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں نماز کے بعد فاتحہ (الحمد شریف' سورہ اخلاص' سورہ فلق' سورہ الناس اور درود شریف پڑھنے) سے روکتے ہیں۔ درود شریف کی مبارک محافل سے روکتے ہیں۔ صلوٰۃ و سلام اور ذکر نبی ﷺ سے روکتے ہیں۔ توحید کا کھوکھلا نعرہ لگانے والے نماز تراویح کے دوران تسبیح و تہلیل سے روکتے ہیں حالانکہ یہ تو خالص حمد الٰہی ہوتی ہے

بہر حال نیکیوں سے روکنا انکا اولین مقصد ہے زمین پر فساد برپا کرنا اور قوم میں انتشار پیدا کرنا یہی محبوب مشغلہ' ہے مسلمانوں کو بے پاک اور گستاخ بناتے ہوئے ان کے دلوں سے اللہ کے مقبول و محبوب بندوں کی عظمت کو نکال دینا ہی انکی تعلیمات کا حاصل ہے۔ حضور ﷺ نے جن دجالوں اور کذابوں کے آخری زمانہ میں پیدا ہونے کی خبر دی تھی زمانہ موجودہ میں ان کے مختلف گروہ پائے جاتے ہیں جو مسلمانوں کے سامنے ایسی باتیں بیان کرتے ہیں کہ ان کے آباءواجداد نے کبھی نہیں سنا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک گروہ فریب دینے والوں اور جھوٹ بولنے والوں کا ہوگا وہ تمھارے سامنے ایسی باتیں لائیں گے جن کو نہ ہم نے کبھی سنا ہوگا نہ تمھارے باپ دادا نے۔ تو ایسے لوگوں سے بچو اور انھیں اپنے قریب نہ آنے دو تاکہ وہ تمھیں گمراہ نہ کریں اور نہ فتنہ میں ڈالیں (مسلم۔ مشکوٰۃ)

یعنی ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو مکاری و فریب سے اپنے کو تبلیغی اصلاحی اہل حدیث اور مسلمانوں کا خیر خواہ ظاہر کرے گی تاکہ اپنی جھوٹی باتیں پھیلائے اور لوگوں کو اپنے باطل عقیدوں' فاسد خیالوں کی طرف راغب کرے۔ مسلمانوں کو ان بد عقیدہ عناصر سے دوری اختیار کرنا چاہئے۔

☆حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی بدمذہب کی تعظیم و توقیر کی تو اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی (مشکوٰۃ)

☆حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے سختی سے پیش آؤ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بد مذہب کو دشمن رکھتا ہے (ابن عساکر)

☆حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ بدمذہب اہل دوزخ کے کتے ہیں (دار قطنی)

☆حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز، نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ عمرہ نہ جہاد، نہ نفل، نہ فرض۔ بدمذہب دین اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا کہ گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے (ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ بدمذہب اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو اگر مر جائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو ان سے ملاقات ہو تو انھیں سلام نہ کرو۔ ان کے پاس نہ بیٹھو۔ ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو، ان کی جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو (مسلم شریف)

ان احادیث سے صاف ظاہر ہے کہ بد عقیدہ اور بدمذہب لوگوں کی صحبت کا اثر اس کے ہم نشین پر پڑھتا ہے اور وہ بھی رفتہ رفتہ ان کا ہم عقیدہ اور ہم خیال بن جاتا ہے لہٰذا کسی کی صحبت اختیار کرنے یا وعظ و تقریر سننے یا کوئی کتاب پڑھنے سے پہلے اس کے عقائد و نظریات کا معلوم کرنا اور افکار و خیالات کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

انسان غیر مقلد ہو کر بدتہذیب بدزبان بے پاک اور آنحضرت ﷺ کے عادات و اخلاق سے کوسوں دور ہو جاتا ہے۔ غیر مقلدیت بے دینی کا دروازہ ہے غیر مقلدین بے عقل کی دلیل ہے غیر مقلد (اہلحدیث) ہونا تو بہت آسان ہے البتہ مقلد (سنت و جماعت سے) ہونا مشکل ہے کیونکہ غیر مقلدین میں تو یہ ہے کہ جو جی میں آیا کر لیا۔ جسے چاہا بدعت کہہ دیا۔ جسے چاہا سنت

کہدیا۔ کوئی معیار ہی نہیں۔ مگر مقلد (سنّی) ایسا نہیں کر سکتا۔ اس کو غیر مقلد جو اپنے آپ کو اہلحدیث اور سلفی کہتے ہیں وہ اپنا نیا مذہب پھیلانے کے لئے نئے نئے فتنے کھڑے کرتے رہتے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ اس گمراہ فرقہ سے دور رہیں ان کے فتنے میں نہ پڑیں اور نہ اس نئے مذہب کی سہولتیں دیکھ کر اس کی طرف مائل ہوں۔

صحابہ کرام اور تقلید

صحابہ کرام تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوئے جن میں حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی مرتضٰی، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت ابو موسٰی اشعری، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت اور حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم وغیرہ مجتہد تھے باقی سب ان کے مقلد۔ اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے۔

یا یها الذین اٰمنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (نساء آیت ۵۹)

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں اولی الامر ہیں

اس آیت میں اولی الامر سے مراد علماء ہیں۔ اس لئے کہ بادشاہوں پر عالموں کی فرمانبرداری واجب ہے اور عالموں پر بادشاہوں کی فرمانبرداری واجب نہیں (تفسیر کبیر) اور اس آیت کریمہ کے سب سے بڑے مصداق چاروں خلیفہ ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظاہری زمانہ میں حاکم بنے تھے۔ اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے

ولو ردوه الی الرسول والی اولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم (نساء آیت ۸۳)

جو معاملہ پیش آتا اگر اس کے لئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے عالموں کی طرف رجوع کرے تو ضرور خدا کا حکم جان لیتے وہ جو اپنی فکر سے باریک حکم نکالتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ استنباط یعنی قرآن وحدیث سے قیاس کر کے مسائل نکالنے پر علماء کرام ہی قدرت رکھتے ہیں اور مسلمانوں کو ان کی طرف رجوع کا حکم ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون (سورہ نحل آیت ۴۳) اے لوگو! اگر تم نہیں جانتے ہو تو علم والوں سے پوچھو۔

اس آیت کریمہ میں نہ جاننے والوں پر لازم قرار دیا گیا کہ وہ جاننے والوں سے پوچھیں۔ لہذا وہ صحابہ کرام جو مدینہ طیبہ سے دور رہتے تھے وہ حضور ﷺ کی ظاہری زندگی میں بھی اپنے یہاں کے سب سے بڑے عالم صحابی سے مسئلہ پوچھ کر ان کی تقلید کرتے تھے۔

حجت ودلیل کے بغیر کسی کی بات مان لینے کو تقلید کہتے ہیں لہذا وہ صحابہ کرام جو کسی دور کے قبیلہ میں رہتے تھے ان کی تعلیم کے لئے سرکار اقدس ﷺ کسی عالم صحابی کو ان کے یہاں بھیجتے تھے تو وہ لوگ بلا حجت ودلیل اور حکم شرع کی حقیقت دریافت کئے بغیر اس عالم صحابی کی بات مانتے تھے۔ اسی کو تقلید کہتے ہیں۔ جو صحابہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں زیادہ حاضری نہیں دے سکتے تھے وہ واقف کار صحابہ کرام سے پوچھ کر ان کی پیروی کیا کرتے تھے اور جو حضور ﷺ کی خدمت میں بآسانی حاضر ہو سکتے تھے وہ ہر مسئلے میں آپ ہی کی طرف رجوع کیا کرتے تھے لیکن جب حضور ﷺ کا وصال ہو گیا تو سارے صحابہ نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے مجتہد صحابہ کی طرف رجوع کیا اور ان کی تقلید کی۔ اس طرح ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ مقلد ہو گئے۔

لہذا حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی ائمہ اور مقلدین در حقیقت سب صحابہ کرام ہی کے راستہ پر چلتے ہوئے ان کی پیروی کرتے ہیں اور قرآن وحدیث سے نکالے ہوئے مسائل میں ان کی تقلید کرتے ہیں کہ اصل مذہب صحابہ ہی کا ہے۔ ان کی اصل حدیث

ہے اور حدیث کی اصل قرآن ہے اس طرح ائمہ اربعہ کی تقلید در حقیقت صحابہ کرام ہی کی پیروی ہے جو حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارک سے جاری ہے

تقلید اور نام نہاد اہلحدیث

اہلحدیث غیر مقلدین چاروں اماموں کی تقلید سے انکار کرتے ہیں اسے گمراہی قرار دیتے ہیں، اور ان میں سے چند تو وہ ہیں جو تقلید کو شرک ٹھہراتے ہیں حالانکہ اہلحدیث سب کے سب اپنے مولویوں کی تقلید ضرور کرتے ہیں۔ سارے اہلحدیث قرآن وحدیث سے مسئلہ نکالنے کی قدرت نہیں رکھتے تو وہ اپنے مولویوں کی طرف رجوع کرتے ہیں پھر وہ اپنے قیاس سے مسئلہ بتاتے ہیں اس پر وہ عمل کرتے ہیں اس طرح وہ اپنے مولویوں کی تقلید کرتے ہیں۔
اہلحدیث حجت ودلیل کے بغیر اپنے مولویوں کی بات مانتے ہیں جب کہ ان کے نزدیک مفہوم تقلید تو یہی ہے کہ کسی کی بات ماننا۔ اہلحدیث غیر مقلد مولوی بلا حجت ودلیل اپنے بڑوں کی باتیں مانتے ہیں اس طرح وہ ابن تیمیہ ابن قیم قاضی شوکانی اور ابن عبد الوہاب نجدی کی تقلید کرتے ہیں اہلحدیث غیر مقلدین 'امام اعظم ابو حنیفہ 'امام شافعی' امام مالک 'امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم کی تقلید سے تو انکار کرتے ہیں مگر ابن تیمیہ 'ابن قیم' قاضی شوکانی' ابن عبد الوہاب نجدی۔ جو ائمہ اربعہ سے بہت متاخر (یعنی بہت پیچھے اور بعد میں پیدا ہوئے) ہیں ان کی تقلید کرتے ہیں

اہلحدیث کے قیاس پر مبنی فتوے

غیر مقلدین (منکرین فقہ) کا دعویٰ ہے کہ ہم صرف قرآن وحدیث کو مانتے ہیں "قیاس" کو نہیں مانتے۔ لیکن جب ان کے مولویوں سے فتوے طلب کئے جاتے ہیں تو وہ اپنے فتوؤں میں قرآن مجید کی آیت اور حدیث شریف کو پیش نہیں کرتے بلکہ اپنے قیاس سے جائز اور نا جائز

کے فتوے جاری کرتے ہیں۔ لہٰذا کھلم کھلا ثابت ہو گیا کہ وہ غیر مقلد جو قیاس کی مخالفت کرتے ہیں اور اسی سبب سے چاروں اماموں کو برا بھلا کہتے ہیں اور ان کی تقلید کو حرام و گمراہی قرار دیتے ہیں وہی غیر مقلد مولوی خود قیاس کرتے ہیں اور اپنے قیاس پر لوگوں کو عمل کراتے ہیں اور ان کے عوام چاروں اماموں کو چھوڑ کر ان کی تقلید کرتے ہیں۔ چار اماموں کی تقلید چھوڑنے کا انجام یہ ہوتا ہے کہ اہلحدیث غیر مقلدین چالیس مولویوں کی تقلید کرتے پھرتے ہیں۔ پیٹ سے نیچے کسی کی بھی داڑھی نظر آتی ہے تو اس کی تقلید شروع کر دیتے ہیں۔

یہیں سے یہ بات بھی واضح ہو گئی جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ ائمہ کا دامن جو نہ تھامے، وہ قیامت تک کوئی اختلافی مسئلہ حدیث سے ثابت نہیں کر سکتا۔ جسے دعویٰ ہو ثابت کر دے کہ کتا کھانا حلال ہے یا حرام؟ کونسی حدیث میں آیا ہے کہ کتا کھانا حرام ہے؟ قرآن کی آیت نے تو کھانے کی صرف چار چیزوں کو حرام فرمایا ہے۔ مردار رگوں کا خون، خنزیر (سور) کا گوشت اور وہ جو غیر خدا کے نام پر ذبح کیا جائے۔ کتا در کنار۔ سور کی چربی، گردے اور اوجھڑی کہاں سے حرام ہوئی؟ کسی حدیث میں ان کی تحریم نہیں۔ اور آیت میں لحم فرمایا ہے۔ جو ان کو شامل نہیں (فتویٰ رضویہ جلد نہم)

ہدایت کا راستہ کونسا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو اس طرح دعا کرنے کا حکم فرمایا ہے:

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم (سورۃ فاتحہ)

ہمیں سیدھا راستہ چلا ان لوگوں کا راستہ کہ جن پر تو نے انعام فرمایا

اللہ تعالیٰ نے جن پر انعام فرمایا ہے ان کا ذکر یوں ہے

انعم الله عليهم من النبين والصديقين والشهداء والصالحين (سورۃ النساء)	اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین پر

ان دونوں آیتوں سے ظاہر ہے کہ انبیاء' صدیقین شہداء اور صالحین (اولیاء اللہ) کا طریقہ سیدھا راستہ ہے۔

دنیائے اسلام کے اولیاء اللہ شروع سے لیکر آج تک چاروں اماموں میں سے کسی نہ کسی کی تقلید کر کے ضرور مقلد ہوئے اور اولیاء اللہ کے طریقے کو اللہ تعالیٰ نے سیدھا راستہ قرار دیا۔
واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ جو لوگ ان بزرگوں کے نقش قدم پر نہیں ہیں، اور چاروں اماموں میں سے کسی کی تقلید نہیں کرتے وہ غیر مقلد سیدھے راستہ سے ہٹے ہوئے ہیں اور گمراہ بدمذہب ہیں۔ خیال رہے کہ کبھی کوئی ولی غیر مقلد نہیں ہوا اور کوئی غیر مقلد قیامت تک ولی نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ انبیاء کی شان میں گستاخی کرنا غیر مقلدوں کا شیوہ ہے اور گستاخی کرنے والا مومن ہی نہیں ہو سکتا ولی ہونا تو بہت بڑی بات ہے ۔

غیر مقلدوں کے چند اہم اصول

غیر مقلدین کچھ ایسے اہم اصول بنائے ہوئے ہیں جن پر وہ سختی کے ساتھ عمل کر کے اپنا مذہب پھیلانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں
پہلا اصول ان کا یہ ہے کہ پہلے زمانے کے بزرگوں کی کوئی بات ہرگز نہ سُنی جائے چاہے وہ ساری دنیا کے مانے ہوئے بزرگ ہی کیوں نہ ہوں۔ مثال کے طور پر غوث صمدانی قطب ربانی محبوب سبحانی حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ جن کے حالات و کرامات اور فضائل و مناقب پر حنفی' شافعی' مالکی اور حنبلی تمام محدثین کرام اور علماء عظام نے بے شمار

کتابیں لکھیں اور جن کی عظمت و بزرگی کا ڈنکا سارے عالم میں بج رہا ہے' حضرت معروف کرخی' حضرت ابویزید بسطامی' حضرت جنید بغدادی' حضرت ابوالحسن خرقانی' حضرت داتا گنج بخش لاہوری' حضرت محی الدین ابن عربی' حضرت امام غزالی' سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری' حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی' حضرت شہاب الدین شہروردی' حضرت سید احمد کبیر رفاعی' حضرت مولانا رومی' حضرت شیخ فرید الدین عطار' حضرت قطب الدین بختیار کاکی' حضرت خواجہ بندہ نواز' حضرت فرید الدین گنج شکر' حضرت خواجہ باقی باللہ' حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی' حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی' حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء' حضرت اشرف الدین یحیٰی منیری' حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی حضرت یوسف بن اسماعیل نبہانی' مولانا احمد رضا خان بریلوی (رحمتہ اللہ علیہم) دنیائے اسلام کے ان مشہور ترین اولیاء اللہ کی تعلیمات کو ماننے والا کبھی غیر مقلد نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اہلحدیث غیر مقلدین کے سارے اصولوں میں سب سے اہم یہی اصول ہے کہ پہلے کے بزرگوں میں سے کسی کی کوئی بات ہرگز نہ سنی جائے۔

دوسرا اصول: غیر مقلدوں کا دوسرا اہم اصول یہ ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر لکھنے والے بڑے بڑے مفسرین اور قرآن و حدیث سے مسائل نکالنے والے بڑے بڑے مجتہدین میں سے کسی کی کوئی تفسیر اور کسی مجتہد کی کوئی بات ہرگز نہ مانی جائے اس لئے کہ غیر مقلدین کا خیال ہے کہ قرآن و حدیث ہر شخص سمجھ سکتا ہے اس کے لئے کسی بڑے علم کی ضرورت نہیں۔!

سلف صالحین اور دنیائے اسلام کے بڑے بڑے مفسرین اور مجتہدین کے عقائد نظریات افکار اور تعلیمات سے دور کرنے کے لئے یہ اصول بنایا گیا۔

تیسرا اصول: غیر مقلدین کا تیسرا اہم اصول یہ ہے کہ ہر مسئلے میں آسان صورت اختیار کی جائے۔ اور اگر اس کے خلاف کوئی حدیث پیش کرے تو اُسے ضعیف کہہ کر رد کر دیا جائے۔ اس لئے کہ انسان کی خاصیت ہے کہ وہ آسان کو پسند کرتا ہے تو حنفی' شافعی' مالکی اور حنبلی مقلدین سب ہمارے مذہب کی آسانی دیکھ کر اپنا قدیم مذہب چھوڑ دیں گے اور غیر مقلد ہو کر ہمارا اپنا مذہب قبول کر لیں گے۔

نماز تراویح اور غیر مقلدین

غیر مقلدوں کی آٹھ رکعت تراویح کا مسئلہ بھی اسی اصول کے تحت ہے کہ مسلمان دن بھر روزہ رکھنے کے ساتھ کاروبار کی مشغولیت کے سبب تھک جاتے ہیں اور کھانے کے بعد چاہتے ہیں کہ جلد آرام کریں۔ تو انھوں نے بیس رکعت تراویح کی بجائے آٹھ رکعت کردی تا کہ مسلمان بارہ رکعت کی چھوٹ پاکر غیر مقلد ہو جائیں اور ہمارا نیا مذہب قبول کرلیں۔ حالانکہ صحابی رسول حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے انھوں نے فرمایا۔

كنا نقوم في زمن عمر بن الخطاب بعشرين ركعة والوتر۔ (بیہقی)

ہم صحابہ کرام حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعت (تراویح) اور وتر پڑھتے۔

لیکن غیر مقلدین کے نزدیک بیس رکعت تراویح کی حدیثیں غلط، صحابہ کرام کا بیس رکعت تراویح پڑھنا غلط، حضرت امام شافعی کا تراویح کو بیس رکعت قرار دینا غلط، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے جو اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں لکھا کہ عددة عشرون ركعه (یعنی تراویح کی تعداد بیس رکعت ہے) یہ بھی ان کے نزدیک غلط۔

اہلحدیث چاہتے ہیں کہ دین میں آسانی اور چھوٹ دے کر سب کو اہلحدیث غیر مقلد بنالیا جائے۔ لوگ سہولت پسند ہو کر اہلحدیث بن جائیں گے اور ائمہ دین سے اظہار بیزارگی اختیار کریں گے۔

مسئلہ زکوۃ اور غیر مقلدین

اسی بنیاد پر اہلحدیث کا یہ مسئلہ بھی ہے کہ تجارت کے مال اور چاندی سونا کے زیوارت میں زکواۃ واجب نہیں (دیکھئے غیر مقلدوں کے پیشوا نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کی تصنیف بدور الاہلہ ص ۱۰۱، ۱۰۲)

مسئلہ قربانی اور اہلحدیث

غیر مقلدوں کے نزدیک چار دن قربانی جائز ہونے کی بنیاد بھی اسی تیسرے اصول پر ہے تاکہ سہولت و آسانی اور چوتھے دن بھی گوشت کی فراوانی دیکھ کر لوگ ہمارا مذہب قبول کرلیں۔
حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے انھوں نے فرمایا

ایام النحر ثلاثۃ افضلہا اولہا

قربانی کے دن تین ہیں۔ ان میں کا افضل پہلا دن ہے۔ (ہدایہ جلد ۴، ۴۳۱)
اور حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے حدیث شریف روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔

الاضحی یومان بعد یوم الاضحی

عیدالاضحیٰ کے بعد قربانی دو دن ہے (موطا امام مالک ۱۹۸ مطبوعہ رحیمیہ دیوبند)
مسلمانوں نے ان حدیثوں کو قبول کیا اور ان پر عمل کیا۔ اس طرح ہمیشہ سے وہ تین ہی دن قربانی کرتے چلے آئے۔ یہاں تک کہ مکہ شریف میں بھی تین ہی دن قربانی ہوتی ہے۔ لیکن اہلحدیث کے نزدیک یہ حدیثیں غلط ساری دنیا کے مسلمانوں کا تین ہی دن قربانی جائز سمجھنا غلط بلکہ مکہ شریف والوں کا تین ہی دن قربانی کرنا بھی ان کے نزدیک غلط۔
اہلحدیث نے صرف سہولت و آسانی اور چار دن تک گوشت کی فراوانی عوام کو دکھا کر اپنی طرف کھینچنے کے لئے چار دن قربانی کو جائز رکھا۔ اور اسی بنیاد پر کہ لوگ سہولت و آسانی دیکھ کر غیر مقلد ہو جائیں گے۔ اہلحدیث کا یہ مسئلہ بھی ہے کہ ایک بکرے کی قربانی پورے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے اگرچہ سو آدمی ہوں (دیکھئے غیر مقلدوں کے پیشوا نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کی تصنیف بدر الاہلہ ۳۴۱)
ایک نیا مذہب اور ابھر رہا ہے جو غیر مقلدوں سے سیکھ کر عوام کو پھانسنے کے لئے قربانی کے

مسئلہ میں اور سہولت و آسانی پیش کر رہا ہے وہ کہتا ہے مرغی، مرغا کی قربانی بھی جائز ہے اور جس طرح بیل اور بھینس وغیرہ کی قربانی سات آدمی کی طرف سے جائز ہے اسی طرح بکری، بکرا اور مرغی، مرغا کی قربانی بھی سات آدمی کی طرف سے جائز ہے اور یہ ان کے نزدیک قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ (دیکھئے استفتاء فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم ۴۵۱) العیاذ باللہ

سچ فرمایا مخبر صادق حضور سید عالم علیہ السلام نے

یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباءُ کم فایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم۔ (رواہ مسلم)

آخری زمانہ میں (ایک گروہ) دجالوں اور کذابوں یعنی فریب دینے والوں اور جھوٹ بولنے والوں کا ہوگا وہ تمہارے سامنے ایسی باتیں لائیں گے جن کو نہ تم نے کبھی سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے۔ تو ایسے لوگوں سے بچو اور انھیں اپنے قریب نہ آنے دو تاکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور نہ فتنہ میں ڈالیں (مسلم مشکوٰۃ ۲۸)

مسئلہ طلاق اور غیر مقلدین

غیر مقلدوں کے نزدیک تین طلاق سے ایک ہی طلاق پڑنے کے مسئلہ کی بنیاد بھی اسی تیسرے اصول پر ہے کہ عام طور سے لوگ تین طلاق دے بیٹھتے ہیں پھر چاہتے ہیں کہ عورت ہاتھ سے جانے نہ پائے کیونکہ شریعت میں حلالہ کے بغیر عورت جائز نہیں۔ تو اس سے ان نام نہاد اہلحدیثوں کو بڑی غیرت معلوم ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ لوگ یہ صورت اختیار کر لئے کہ ایک دم تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق پڑنے کا حکم کریں تاکہ تین طلاق دینے والے حلالہ سے بچنے کے لئے ہماری طرف آجائیں اور ہمارا اپنا مذہب قبول کر کے غیر مقلد وہابی ہو جائیں۔

واضح رہے کہ صحیح مسئلہ اس طرح ہے کہ شوہر چاہے یوں کہے کہ تجھے تین طلاق یا اس طرح کہا کہ تجھے طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ دونوں صورتوں میں اس پر تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی۔ اس لئے کہ جب شوہر کو تین طلاق دینے کا حق حاصل ہے جس پر سب کا اتفاق ہے اور وہ تین طلاق دے رہا ہے تو تینوں پڑ جائیں گی۔ چاہے ایک مجلس میں تین طلاق دے چاہے کئی مجلسوں میں جیسے کہ کسی شخص کو تین دوکانوں کے بیچنے کا حق حاصل ہو اور وہ تینوں کو بیچ دے تو تینوں بک جائیں گی۔ چاہے وہ تینوں دوکانیں ایک ہی مجلس میں بیچے چاہے کئی مجلسوں میں۔ لیکن بیچ ڈالے وہ تینوں دوکانیں اور بکے صرف ایک' اسے کوئی عقلمند نہیں تسلیم کر سکتا۔ اسی طرح سے جب شوہر کو تین طلاق دینے کا حق حاصل ہے اور وہ تینوں طلاقیں دے ڈالے مگر پڑے صرف ایک' اسے بھی کوئی عقلمند نہیں مان سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاق کے پڑ جانے پر جمہور صحابہ کرام' تابعین عظام اور چاروں ائمہ اسلام حضرت امام اعظم ابو حنیفہ' حضرت امام شافعی' حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنھم سب کا اتفاق ہے۔ عارف باللہ حضرت علامہ احمد صاوی مالکی علیہ الرحمہ آیت کریمہ۔ فان طلقہا فلا تحل الخ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں۔

المعنی فان ثبت طلاقها ثلاثا فی مرّة اومرّات فلا تحل الخ کما اذا قال لها انت طالق ثلاثا او البتة وهذا هوالمجمع علیه۔ واما القول بان الطّلاق الثلث فی مرّة واحدة لایقع الا طلقة فلم یعرف الا لابن تیمیة من الحنا بلة وقدردّ علیه ائمّة مذهبه حتّی قال العلماء انه الضال المضل

مطلب یہ ہے کہ اگر عورت کو ایک دم تین طلاق دے یا الگ الگ۔ ہر صورت میں عورت حرام ہو جائے گی (جب تک کہ وہ حلالہ نہ کرے) جیسے کہ بیوی سے جب کہا تجھے تین طلاق ہے۔ یا طلاق بتہ۔ اسی پر عالموں کا اتفاق ہے۔ اور یہ کہنا کہ ایک دم کی تین طلاق میں ایک ہی طلاق پڑتی ہے۔ تو یہ صرف ابن تیمیہ کا قول ہے جو اپنے کو حنبلی کہتا تھا۔ اس کے مذہب کے اماموں نے اس کا رد کیا یہاں تک کہ عالموں نے فرمایا کہ ابن تیمیہ گمراہ اور گمراہ گر ہے (تفسیر صاوی جلد اول ۹۶)

اور حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے کہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی عائشہ خثیمہ کو تین طلاقیں دیدیں۔ بعد میں آپ کو معلوم ہوا کہ عائشہ کو آپ کی جدائی کا بڑا غم ہے تو آپ رو پڑے اور فرمایا۔

لو لا انی سمعت جدی اوحدثنی ابی انه سمع جدی یقول ایما رجل طلّق امرأ ته ثلاثا عند الاقراء اوثلا ثامبهمة لم تحلُ له حتی تنکح زوجا غیره لراجعتها۔

(سنن کبریٰ بیہقی جلد ۷، ۳۳۶)

اگر میں نے اپنے جد کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے نہ سنا ہوتا۔ یا یوں فرمایا کہ اگر میں نے اپنے والد سے جد امجد ﷺ کی یہ حدیث شریف نہ سنی ہوتی کہ جو اپنی بیوی کو تین طہروں میں تین طلاقیں دے یا مبہم (اکٹھی تین طلاقیں) دے تو وہ بغیر حلالہ پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہو سکتی۔ تو عائشہ سے میں رجعت کر لیتا

اس حدیث مبارکہ سے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا مذہب واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ چاہے تین طلاقیں ایک دم اکٹھی دے چاہے تین طہروں میں۔ بہر صورت تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں یہ قانون بنادیا کہ ایک دم تین طلاقیں تین ہی ہونگی۔ شارح مسلم حضرت علامہ امام نووی شافعی علیہ الرحمتہ والرضوان حدیث شریف کی شرح میں لکھتے ہیں۔

من قال لامرأته انت طالق ثلا ثافقال الشافعی ومالك وابو حنیفة واحمد وجماهیر العلماء من السلف والخلف یقع الثلاث

(مسلم شریف جلد ۸، ۷۴)

جس نے اپنی بیوی سے کہا تجھے تین طلاق۔ تو حضرت امام شافعی، حضرت امام مالک، حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، حضرت امام احمد بن حنبل اور سلف و خلف کے جمہور عالموں نے فرمایا کہ تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی

لیکن اہلحدیث غیر مقلدین کے نزدیک قرآن مجید کی تفسیر غلط' ساری حدیثیں غلط' چاروں ائمہ مجتہدین اور سلف و خلف کے جمہور علمائے دین کا مذہب غلط' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فیصلہ کہ ایک مجلس کی دی ہوئی تین طلاقیں سب پڑ جائیں گی جس پر بہت بڑے بڑے محدثین گواہ ہیں وہ بھی غلط' اس کے بارے میں نواسۂ رسول حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث غلط۔ یہاں تک کہ صحابہ کرام کی موجودگی میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ قانون بنانا کہ ایک دم تین طلاقیں تین ہی ہوں گی وہ بھی غلط' اور صحابہ کرام کا اس قانون کو مان لینا اور اس پر عمل درآمد ہونا سب غلط۔ البتہ ابن تیمیہ جو اُمت میں انتشار اور فتنے پیدا کرنے کے لئے کئی صدی بعد پیدا ہوا صرف وہ صحیح ہے۔ یعنی اہلحدیث غیر مقلدین کے نزدیک حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام وغیرہ نے نبوت اور شریعت کے مزاج کو نہیں سمجھا صرف ابن تیمیہ نے سمجھا۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

دماغ میں خرابی اور فتور ہی کی وجہ ہے۔ جب ابن تیمیہ نے بہت سے مسائل میں اجماع امت کی مخالفت کی یہاں تک حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھی اعتراض کا نشانہ بناڈالا تو اہل سنت وجماعت حنفی شافعی مالکی اور حنبلی ہر مذہب کے علماء نے اس کا رد کیا اور اسے گمراہ و گمراہ گر قرار دیا۔ لیکن غیر مقلدین ہیں کہ جن کے دلوں میں کھوٹ اور کجی پائی جاتی ہے۔ انھوں نے شریعت سے بغاوت کرنے والے ابن تیمیہ کی پیروی کرلی اور اسے اپنا امام و پیشوا بنالیا۔

دعا ہے کہ خدائے عزوجل ابن تیمیہ اور اس کی پیروی کرنے والے غیر مقلدین کے فتنے سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے آمین بحرمة النبی الکریم علیه وعلی آله افضل الصلوات واکمل التسلیم

اہلحدیث غیر مقلدین کے باطل عقائد و نظریات

اس باب کے سارے مضامین و حوالے دارالعلوم دیوبند کے صدر مفتی مہدی حسن شاہ جہاں

پوری کی تصنیف قطع الوتین سے بعینہ نقل کئے گئے ہیں۔
۱۔ غیر مقلدین کے نزدیک رام چندر اور لچھمن اور کرشن نبی ہیں جو ہندوؤں میں مشہور ہیں۔ اسی طرح فارسیوں میں زرتشت۔ اور چین و جاپان والوں میں کنفیوشس۔ اور بدھ و سقراط اور فیثاغورس یونانیوں میں چنانچہ مولوی وحید الزماں غیر مقلد لکھتے ہیں کہ ہم ان کی نبوت کا انکار نہیں کر سکتے۔ یہ انبیاء صلحا تھے۔ (ہدیۃ المہدی ص ۸۵)
۲۔ غیر مقلدین کے نزدیک کافر کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے۔ اس کا کھانا جائز ہے۔ (دلیل الطالب ص ۴۱۳ مؤلفہ نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد و عرف الجادی ۲۴۷ مؤلفہ نذیر حسین خاں غیر مقلد)
۳۔ غیر مقلد کا مذہب ہے کہ مرد ایک وقت میں جتنی عورتوں سے چاہے نکاح کر سکتا ہے۔ اس کی حد نہیں کہ چار ہی ہو (ظفر اللاضی ص ۱۴۱، ۱۴۲ نواب صاحب غیر مقلد کی، عرف الجادی ۱۱۵)
۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک خشکی کے وہ تمام جانور حلال ہیں جن میں خون نہیں (بدور الاہلہ ص ۳۴۸ مؤلفہ نواب صاحب مذکور)
۵۔ غیر مقلدین کے نزدیک جو جانور مر گیا اور میتہ ہے وہ ناپاک نہیں (دلیل الطالب ص ۲۲۴)
۶۔ نواب صاحب غیر مقلد فرماتے ہیں کہ سور کے ناپاک ہونے پر آیت سے استدلال کرنا صحیح اور قابل اعتبار نہیں۔ بلکہ اس کے پاک ہونے پر دال ہے۔ (بدور الاہلہ ص ۱۵، ۱۴)
۷۔ غیر مقلدین کے نزدیک سوائے حیض و نفاس کے خون کے باقی تمام جانوروں اور انسانوں کا خون پاک ہے (دلیل الطالب ص ۲۳۰ و بدور الاہلہ ص ۱۸، عرف الجادی ص ۱۰)
۸۔ غیر مقلدین کے نزدیک مال تجارت میں زکوۃ نہیں ہے (بدور الاہلہ ص ۱۰۲ و دلیل الطالب و مسک الختام شرح بلوغ المرام و شرح رسالہ شوکانی)
۹۔ غیر مقلدین کے نزدیک چھ چیزوں کے سوا باقی تمام اشیاء میں سود لینا جائز ہے (دلیل الطالب، عرف الجادی، البنیان المرصوص، بدور الاہلہ وغیرہا)
۱۰۔ غیر مقلدین کے نزدیک ناپاک آدمی کو بغیر غسل کئے قرآن شریف کو چھونا اٹھانا رکھنا اور

ہاتھ لگانا جائز ہے۔(دلیل الطالب ۲۵۲،عرف الجادی،البنیان المرصوص)
۱۱۔غیر مقلدوں کے نزدیک چاندی سونے کے زیوروں میں زکوٰۃ واجب نہیں (بدور الاہلہ ص۱۰۱)
۱۲۔غیر مقلدین کے نزدیک شراب ناپاک و نجس نہیں ہے بلکہ پاک ہے (بدور الاہلہ ث۱۵، دلیل الطالب ص۴۰۴،عرف الجادی ص۲۴۵)
۱۳۔غیر مقلدین کے نزدیک سونے چاندی کے زیور میں سود نہیں ہوتا جس طرح چاہے بیچے خریدے کمی زیادتی ہر طرح جائز ہے (دلیل الطالب ص۵۷۵)
۱۴۔غیر مقلدین کے نزدیک منی پاک ہے (بدور الاہلہ ص۱۵ دیگر کتب بالا)
۱۵۔غیر مقلدین کے نزدیک زوال ہونے سے پہلے جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے (بدور الاہلہ ص۷۱)
۱۶۔غیر مقلدین کے نزدیک جوان مردوں اور لڑکوں کو چاندی کا زیور پہننا جائز ہے (بدولہ الا ہلہ ص۲۵۶،دلیل الطالب ص۴۳۴،۴۳۵)
۱۷۔غیر مقلدین کے نزدیک اگر کوئی قصداً نماز چھوڑ دے اور پھر اس کی قضا کرے تو قضا سے کچھ فائدہ نہیں وہ نماز اس کی مقبول نہیں۔اور نہ اس نماز کا قضا کرنا اس کے ذمہ واجب ہے وہ ہمیشہ گنہگار رہے گا۔(دلیل الطالب ص۲۵۰)
۱۸۔غیر مقلدین کے نزدیک تمام جانوروں کا پیشاب پاک ہے (بدور الاہلہ ص۱۴)
۱۹۔غیر مقلدین کے نزدیک دریا کے تمام جانور زندہ ہوں یا مردہ سب حلال ہیں مگر طافی (بدور الاہلہ ۳۴۳و عرف الجادی ۲۴۷)
۲۰۔غیر مقلدین کے نزدیک چاندی سونے کے برتن استعمال کرنا جائز ہے (بدور الاہلہ ۲۵۴)
۲۱۔غیر مقلدین کے نزدیک جس شخص نے کسی عورت سے زنا کیا ہے وہ شخص اس کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے اگر چہ وہ لڑکی اسی زنا سے پیدا ہوئی ہو
(عرف الجادی ص۱۱۳)

۲۲۔ غیر مقلدوں کے نزدیک مشت زنی کرنی۔ یا اور کسی چیز سے منی خارج کرنا اس شخص کے لئے مباح ہے جس کے بیوی نہ ہو۔ اور اگر گناہ میں مبتلا ہونے کا خوف ہو تو واجب و مستحب ہوتا ہے (عرف الجادی ۲۱۴)

۲۳۔ غیر مقلدین کے نزدیک ایک ہی بکری کی قربانی بہت سے گھر والوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے اگرچہ سو آدمی ہی ایک مکان میں کیوں نہ ہوں (بدور الاہلہ ۳۴۱)

۲۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے مزار مبارک کی زیارت کے لئے سفر کرنا جائز نہیں (عرف الجادی ۲۵۷)

۲۵۔ غیر مقلدین کے نزدیک نجاست گرنے سے کوئی پانی ناپاک نہیں ہوتا پانی تھوڑا ہو یا بہت۔ نجاست پاخانہ و پیشاب ہو یا اور کوئی ہو۔ ہاں رنگ و بو مزہ ظاہر ہو تو ناپاک ہو جائے گا۔ (عرف الجادی ۹)

۲۶۔ غیر مقلدین کے نزدیک اگر نمازی ناپاک بدن سے نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی۔ اور وہ گنہگار ہے (بدور الاہلہ ۳۸)

۲۷۔ غیر مقلدین کے نزدیک بدن سے کتنا ہی خون نکلے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا (دستور المتقی)

۲۸) غیر مقلدین کے نزدیک سر منڈانا خلافِ سنت اور خارجیوں کی علامت ہے (البنیان المرصوص ۱۶۹)

۲۹۔ غیر مقلدین کے نزدیک لفظ اللہ کے ساتھ ذکر کرنا بدعت ہے۔ (البنیان المرصوص ۱۷۳)

۳۰۔ غیر مقلدین کے نزدیک عورت کی نماز بغیر تمام ستر کے چھپائے ہوئے صحیح ہے تنہا ہو یا دوسری عورتوں کے ساتھ ہو یا اپنے شوہر کے ساتھ ہو یا دوسرے محارم کے ساتھ۔ غرض ہر طرح صحیح ہے زیادہ سے زیادہ سر کو چھپالے (بدور الاہلہ ۳۹)

۳۱۔ غیر مقلدوں کے نزدیک نمازی کے کپڑوں کے واسطے پاک ہونا شرط نہیں۔ اگر کسی نے ناپاک کپڑوں میں بغیر کسی عذر کے قصداً نماز پڑھ لی تو اس کی نماز صحیح ہو جاتی ہے (دلیل الطالب ۲۶۴، عرف الجادی ۲۲، بدور الاہلہ ۳۹)

۳۲۔ غیر مقلدین کے نزدیک ٹخنوں سے نیچا پاجامہ پہننے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (دستور المتقی ۴۹)
۳۳۔ رمضان میں روزہ کی حالت میں کسی نے قصداً کھاپی لیا تو غیر مقلدوں کے نزدیک اس کے ذمہ کفارہ نہیں ہے (دستور المتقی ۱۰۳)۔
۳۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک پردہ کی آیت خاص ازواج مطہرات کے بارے میں وارد ہوئی ہے۔ امت کی عورتوں کے واسطے نہیں ہے۔ (البنیان المرصوص ۱۶۸)
۳۵۔ غیر مقلدین کے نزدیک سیاہی (خارپشت) کھانا جائز ہے حرمت کی حدیث ثابت نہیں (بدور الاہلہ ۳۵۱ و عرف الجادی ۲۴۳)
۳۶۔ غیر مقلدین کے نزدیک جانور کے ذبح کرتے وقت بسم اللہ نہیں پڑھی تو کھاتے وقت بسم اللہ پڑھ لے۔ اس کا کھانا جائز ہے (عرف الجادی ۲۴۹)
۳۷۔ نابالغ لڑکا اگر بالغین کی امامت کرے تو اس کی امامت صحیح ہے۔ (عرف الجادی ۳۸)
۳۸۔ مولوی وحید الزماں غیر مقلد لکھتے ہیں جو شخص نکاح یا خوشی کی رسموں میں باجے بجوائے اس کو فاسق کہنا ظلم اور شرارت و تعصب ہے (اسرار اللغۃ پارہ ہشتم ۶۱)
۳۹۔ غیر مقلدین کے نزدیک حالتِ حیض میں عورت پر طلاق نہیں پڑتی (روضہ ندیہ ۲۱۱)
۴۰۔ شیخ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے تین سو سے زیادہ مسئلوں میں غلطی کی ہے (فتاوی حدیثیہ ۸۷)
۴۱۔ غیر مقلدین کے نزدیک فجر کی نماز کے واسطے علاوہ تکبیر کے دو اذان دینی چاہئے (اسرار اللغت پارہ دہم ۱۱۹)
۴۲۔ غیر مقلد کا مذہب ہے کہ اگر رنڈی نے زنا سے مال کمایا اور اس کے بعد اس نے توبہ کر لی تو وہ مال اس کے اور تمام مسلمانوں کے لئے حلال اور پاک ہو جاتا ہے (دیکھو فتویٰ مولوی عبد اللہ غازی پور۔ مورخہ ۲۳، ربیع الآخر ۱۳۲۹ھ)
۴۳۔ غیر مقلدین کے نزدیک خطبہ میں خلفاء کا ذکر کرنا بدعت ہے۔ (ہدیۃ المہدی ۱۱۰)
۴۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک متعہ جائز ہے (ہدیۃ المہدی ۱۱۸)
۴۵۔ غیر مقلدین کے نزدیک جو شخص عورتوں اور لونڈیوں سے لواطت کرے یعنی پیچھے کے

مقام میں ہمبستری کرے اس کو منع نہیں کرنا چاہئے کیونکہ مسئلہ مختلف فیہا ہے (ہدیۃ المہدی ۱۱۸)
۴۶۔ غیر مقلدین کے نزدیک گانے اور مزامیر سے لوگوں کو منع نہیں کرنا چاہئے (ہدیۃ المہدی ۱۱۸)
۴۷۔ غیر مقلدین کہتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال حجت نہیں ہیں۔ (ہدیۃ المہدی ۲۱۱)

احوال حضور سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ (المتوفی ۱۵۰ھ)

آپ کا نام نامی نعمان، کنیت ابو حنیفہ اور لقب امام اعظم، امام المسلمین ہے۔ آپ فارس کے بادشاہ نوشیرواں کی اولاد سے ہیں۔ سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان بن ثابت بن قیس بن یزدگرد بن شہریار بن پرویز بن نوشیرواں۔
آپ کے دادا مشرف باسلام ہو کر کوفہ شہر میں سکونت پذیر ہوئے۔ وہیں آپ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ثابت اپنے بچپن کے زمانہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لائے گئے تو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے اور ان کی اولاد میں خیر و برکت کی دعا فرمائی۔
آپ کے زمانہ مبارکہ میں تقریباً بائیس صحابہ زندہ تھے جن میں سے سات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آپ کی ملاقات ثابت ہے خصوصاً حضرت انس بن مالک، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن اوفی، حضرت معقل بن یسار اور حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اور حضرت انس و حضرت جابر و حضرت واثلہ وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آپ نے حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔
حدیث شریف میں آپ کے متعلق بشارت بھی دی گئی ہے جیسا کہ محدث زمانہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس حدیث شریف میں بشارت دی ہے جیسے ابو نعیم رضی اللہ عنہ نے حلیہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوکان العلم بالثریا لتنا ولہ رجال من ابناء فارس۔

یعنی اگر علم ثریا پر پہنچ جائے تو فارس کے جواں مردوں میں سے ایک جواں مرد ضرور اس تک پہنچ جائے گا (تبییض الصحیفہ اردو ۶)

اور تحریر فرماتے ہیں کہ معجم طبرانی میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوکان الدین معلقًا بالثریا لتنا وله ناس من ابناء فارس یعنی اگر دین ثریا میں معلق ہو جائے تو یقیناً مردان فارس کے لوگ اسے حاصل کر لیں گے (تبییض الصحیفہ مناقب الامام ابی حنیفہ اردو ص ۷)

ان احادیث کریمہ میں "ابنائے فارس" اور "رجال فارس" سے حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب مراد ہیں

آپ نے چار ہزار مشائخ تابعین، تبع تابعین سے حدیث وفقہ حاصل کیا جن میں سے بعض حضرات کے نام یہ ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق، حضرت نافع مولی ابن عمر، موسیٰ بن ابی عائشہ، سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، سعید بن مسروق، سلمہ بن کہیل، سلیمان بن مہران اعمش، طاوس بن کیسان، عبد اللہ بن دینار، عبد الرحمن بن ہرمز عرج، عطاء بن ابی رباح، عطاء بن یسار، محمد بن علی بن حسین بن علی المرتضیٰ، محمد بن عمرو بن الحسن بن علی المرتضیٰ، ولید بن سریع مولی عمر بن الخطاب اور ہشام بن عمرو بن الزبیر رضی اللہ عنہم، آپ نے تمام علوم میں کامل ہونے کے بعد گوشہ نشینی کا ارادہ فرمایا تو ایک رات آپ سرکار اقدس ﷺ کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابو حنیفہ! آپ کو اللہ تعالیٰ نے میری سنت زندہ کرنے کے لئے پیدا فرمایا ہے تو آپ گوشہ نشینی کا ارادہ ہرگز نہ کریں۔ اس بشارت کے بعد آپ درس وتدریس اور مسائل شرعیہ کے اجتہاد واستنباط میں مشغول ہوئے یہاں تک کہ آپ کا مذہب ساری دنیا میں پھیل گیا۔

آپ کے شاگرد بے شمار ہوئے جن میں سے ساٹھ شاگردوں کا ذکر بعض محدثین نے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ ان میں سے چند بزرگوں کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر، حسن بن زیاد لؤلؤی، ابو مطیع بلخی، عبد اللہ بن مبارک، وکیع بن جراح، زکریا بن ابی زائدہ، حفص بن غیاث نخعی، رئیس الصوفیہ داؤد طائی، یوسف بن خالد، اسد بن عمر داؤد. نوح

بن مریم وغیرہم رضی اللہ عنہم۔
حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کو مسائل کے اجتہاد اور احکام کے استنباط کی مشغولیت کے سبب روایت حدیث کا بہت کم موقع ملا جیسے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ و حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو امور خلافت کی مشغولیت کے سبب حدیث کی روایت کا اتفاق کم ہوا۔ مگر اس کے باوجود حضرت امام اعظم کی روایت کردہ حدیثوں کی پندرہ مسندیں جمع کی گئی ہیں اور آپ کے شاگرد اکابر محدثین کے شیوخ میں شمار کئے گئے ہیں۔ جیسے یحییٰ بن معین، وکیع بن جراح، مسعر بن کدام، عبد اللہ بن مبارک، امام ابو یوسف، احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم اور بالواسطہ اصحاب صحاح ستہ یعنی حضرت امام بخاری اور حضرت امام مسلم وغیرہ بھی حضرت امام اعظم کی شاگردی سے باہر نہیں ہو سکتے۔
زرقانی شارح موطا نے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیثوں کی تعداد میں کئی قول نقل کئے ہیں۔ اول یہ کہ آپ کی مرویات پانچ سو ہیں۔ دوسرے یہ کہ سات سو ہیں۔ تیسرے یہ کہ ایک ہزار سے کچھ زائد ہیں۔ چوتھے یہ کہ ایک ہزار سات سو ہیں۔ پانچویں یہ کہ چھ سو سڑسٹھ ہیں۔

اور غیر مقلدین جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو صرف سترہ حدیثیں پہنچی ہیں یہ بات سراسر غلط ہے بقول حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ
حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ تراسی ہزار مسائل حل فرمائے ہیں جن میں سے اڑتیس ہزار مسائل عبادات سے متعلق ہیں اور باقی معاملات کے بارے میں ہیں۔ جو آپ کی مرویات کو دیکھنا چاہئے وہ موطا امام محمد، کتاب الآثار، کتاب الحج، سیر کبیر اور حضرت امام ابو یوسف کی کتاب الخرج، کتاب الامالی حجر دین زیاد وغیرہا کا مطالعہ کرے۔ ان میں امام اعظم کی روایت کردہ کئی سو حدیثیں صحیح اور حسن ملیں گی۔
آپ کی تصنیفات فقہ اکبر، کتاب الوصیہ، کتاب العالم والمتعلم اور کتاب المفقود وغیرہ ہیں۔
آپ کا وصال ۱۵۰ھ میں ہوا۔ مزار مقدس بغداد شریف میں ہے (ماخوذ تبییض الصحیفہ، خیرات الحسان، حدائق الحنفیہ، مفید المفتی، سوانح امام اعظم)